ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-33

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

فریحہ دلبر
ایم فل سکالر، شعبہ اُردو، جی سی وویمن یونیورسٹی فیصل آباد
بازغہ قندیل
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، جی سی وویمن یونیورسٹی فیصل آباد

انتظار حسین کے افسانوں میں اسلامی اور غیر اسلامی اساطیر

Fareeha Dilbar*
M-phil Scholar, Department of Urdu, Govt College Women University Faisalabad.
Bazghah Qandeel
Assistant Professor, Department of Urdu Govt College Women University Faisalabad.

***Corresponding Author:**

The Concept of Religion in the Fiction of Intizar Hussain

Intizar Hussain is one of the famous fiction writer of narrative literature-You are a multi-talented literary personality. A glimpse of religious thoughts in Intisar Hussain. It is a Natural Thing that religious thoughts come up again and again. While living in the society, a person is bound many types of restriction ,be it social references, or ideology and religion ,he has to go thought the bitter experience of migration, in his stories, the power Seems to be influenced by the use of religious references and Dev Mala, Quranic legends, Bible, Old Testament Band and Sanimat, Buddha Stories have been describe in wonderful way by him-In religious Values the image of life and the existence of man in the image of life ,the purpose of human and the social role of man in the image of life -So far Nine collection of his fiction have been published ,the themes which are different from each other, he was awarded the Sitara Imtiaz

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-33

ماخذ تحقیقی مجلہ

by the Government of Pakistan, and the highest literary honor of Pakistan ,the kamal fan award by Academy of literature Pakistan.

Key Words: *Intizar Hussain, Fiction, Anxiety, Loss, Pain And Disorientation .*

انتظار حسین کا شمار داستانوی ادب کے نامور افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ آپ کثیر الجہت ادبی شخصیت کے حامل ہیں۔ انتظار حسین کے ہاں مذہبی نظریات کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ خواہ وہ معاشرتی حوالہ ہو یا مذہبی نقطہ نظر، ہجرت کے تلخ تجربے سے گزرنا پڑتا ہے۔ ان کی کہانیوں میں مذہبی حوالوں اور دیومالا کو استعمال کرنے پر قدرت بھی کارفرما نظر آتی ہے قرآنی اساطیر، بائیل، عہد نامہ قاسم، بند وصنیمات، بدھے جاتک کو انہوں نے شاندار طریقہ اسلوب میں ڈھالا ہے مذہبی اقدار میں تصویر حیات اور تصویر حیات میں انسان کا وجود، انسانی زندگی کا مقصد اور انسان کا معاشرتی کردار زیادہ اہم ۔ ہے ان کے اب تک نو افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن کے موضوعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں انہیں حکومت پاکستان نے ستارہ امتیاز اور اکادمی ادبیات پاکستان نے پاکستان کے سب سے بڑے ادبی اعزاز کمال فن ایوارڈ سے نوازا۔ (1)

کچھوے" انتظار حسین کا پانچواں افسانوی مجموعہ ہے۔ جس میں" قدامت پسند لڑکی" پہلا افسانہ ہے۔ جس میں مہاتما بدھ جو کہ ہندو کے پیروکار ہیں عیسائی مذہب اسلامی واقعات واشارت واضح انداز میں بیان کیے گیے۔ جیسا کہ افسانے کے نام سے ظاہر ہے کہ (قدیم ہونا) قدامت پرستی یا قدامت پسندی ایک سیاسی اور سماجی فلسفہ ہے۔ جو روایتی رسوم و رواج کو قائم رکھنے اور ان کی حمایت کو فروغ دیتا ہے قدامیت پرستی کے پیروکار کو قدامت پرست یا روایت پرست کہا جاتا ہے۔ افسانے میں ایک لڑکی کا ذکر ہے۔ جو مہاتما بدھ کی پیرو تھی۔ اور تیسوں روزے رکھتی تھی۔ نماز باقاعدگی سے پڑھتی تھی۔ ایک مرتبہ اس وجہ سے ہار گئی کہ جب اس کی باری آئی تو مغرب کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ در گُزر، محبت اور بھائی چارہ اس کی پہچان تھی سید حسن بھی افسانے کا ایک کردار ہے۔ جو لندن میں رہ کر آیا ہے۔ مغرب کی تہذیب سے مستفید ہو رہا ہے مگر اپنی ثقافت سے انحراف نہیں کرتا ہے۔

ذوالجناح اور علم صلیب امت مسلمہ کے لیے لمحہ فکریہ ہیں۔ ذوالجناح امام حسین کے گھوڑے کا نام ہے جس نے اپنے پیشانی کو امام حسین کے خون سے رنگین کر کے کی شہادت کی خبر خیمہ گاہ میں لایا۔ ذوالجناح کے لغوی معنی بازوں یا پروں والا ۔ محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو اہل تشیع تعزیے نکالتے ہیں۔ اہل بیت کی شہادت کا ماتم کرتے ہیں۔ ذوالجناح ایک سجا ہوا گھوڑا ہوتا ہے۔ جس کے جسم پر ہر جگہ تیر باندھ دیے جاتے ہیں۔ اسے امام حسین کی سواری کا مظہر قرار دیا جاتا ہے۔ (2)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-33

ماخذ تحقیقی مجلہ

مسیحی صلیب (christian cross) ایک علامتی نشان ہوتا ہے۔ مسیح عقیدے کے مطابق یسوع مسیح کو ایسی صلیب پر قتل کیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نشان مسیحیت کی علامت بن چکی ہے۔ قدیم ممالک میں یہ مذہبی علامتوں کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ یسوع کی سولی پر چڑھنے اور ساری انسانیت کی نجات کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

اس کے مطابق کئی آرا ملتی ہیں۔ قران حکیم کے مطابق یہود اپ کو سولی پر نہ لٹکا سکے۔ اللہ تعالی نے اپ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ جبکہ اناجیل اربعہ کے بیان کے مطابق آپکو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ پھر آپ کو یروشلم کی ایک غار میں رکھ کر بھاری پتھر سے ڈھانک دیا گیا۔ متی کی انجیل میں ہے کہ جب آپ نے جان دی یہ زمین لرزی اور چٹانیں ترک گئیں۔ (3)

انجیل کے بیان کے مطابق تیسرے دن آپ کو دوبارہ زندہ کر کے آسمان پر اٹھالیا گیا۔ (4)

افسانے میں مغربی اور مشرقی تہذیب کے فرق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مغربی تہذیب کے رسم ورواج انسانی زندگی کے لیے سہولتیں پیدا کرتے ہیں۔ فرقہ واریت سے آزاد ہوتے ہیں۔ کوئی کسی پر بوجھ نہیں بنتا۔ اس کے برعکس مشرقی تہذیب میں دنیا کیا کہے گی۔ اور کل کی فکر ہماری ہماری زندگیوں کو اس قدر تباہ کر دیا ہے کہ خود ہمارا وجود اور زندگی بے معنی ہو گئے ہیں مشرق اور مغرب میں فرق صرف پسماندگی کا ہے تاریخ ہمیشہ آگے کو سفر کرتی ہے ہمیں مٹ جانا ہو گا یا پھر آگے کو جانا ہو گا۔

"کچھوے" انتظار حسین کا پانچواں افسانوی مجموعہ ہے۔ اس کا آٹھواں افسانہ "کچھوے" خاصہ طویل افسانہ ہے۔ اس میں بدھ جاتکوں کی بھرپور بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔ کہانی در کہانی میں ویدوں بدھ تعلیمات کی مدد سے ہی حکمت ودانش کو بیان کیا گیا ہے۔ وید کا مصدر ود ہے جس کے معنی عقل جاننا سمجھنا وغیرہ۔ ہندوؤں کے مذہبی رسومات اور عقائد کو ویدوں کی جانب سے منسوب کیا جانا باعث شرف سمجھا جاتا ہے۔

ہندوؤں کی اکثریت کا نظریہ یہی ہے کہ۔

" ویدوں کو آسمانی صحیفوں کا درجہ حاصل ہے ہندو مفکرین کا خیال یہ ہے کہ ان میں بیان کردہ سچائیاں ہیں جو اپنا ایک الگ لازوال وجود رکھتی ہیں قدیم رشیوں نے اپنے اعلی روحانیت کی بنا پر ان سچائیوں کو سن لیا تھا پھر ان کو الفاظ کا جامہ پہنا دیا اور یہ خدا یا انسان کسی کا تصنیف کردہ نہیں ہے" (5)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

افسانے میں ودیاساگر کا ذکر ہے۔ جو بستی کو چھوڑ کر جنگل میں چلا گیا چلا جاتا ہے۔ افسانے میں کئی کہانیاں بیان کی گئی ہیں۔ جن میں علم وحکمت کے موتی موجود ہیں۔ دانشور کے نہ ہونے کا کا محسوس کیا گیا ہے۔ آدمی خواہ دانشمند ہو یا بے وقوف خود کو ایک سنجیدہ اور ذہین شخص کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے دیکھنے میں یہ لوگ بظاہر۔ سیدھے سادھے نظر آتے ہیں لیکن تعلیم یافتہ افراد آج کل ایسے گونگے نظر آتے ہیں۔ کہ دانشوروں کی محفل میں آے دن دیکھنے کو ملتے ہیں احمق پن کو یقینا علم اور محنت سے دور اور دانشوری کو پروان چڑھایا جارہا ہے۔ ودیاساگر کی شاگردوں کے شاگرد ان سے شہر چھوڑنے کا سبب پوچھتے ہیں۔

تو جواب ملتا ہے۔ کہ کیسا اندھیر ہے کہ جنہیں نہیں بولنا چاہیے وہ بہت بول رہے ہیں جسے بولنا چاہیے وہ چپ ہیں (6)

اللہ تعالی فرماتے ہیں

"صرف عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں" (7)

تاریخی اور تہذیبی سچائیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ ہندو دیومالا کا اثر بھی کہانیوں میں نظر آتا ہے۔ ان میں انسانی اخلاقی اقدار کے متعلق کہانیوں کا بیان ہے۔ انتظار حسین کہانی بیان کرتے ہوئے بدھ تعلیمات میں سے ایک ٹکڑا بیان کرتے ہیں۔ برہمن کے پردیس میں جانے پر چھوٹا ناری کے کھیلنے کھل کھیلنے پر ٹوک بیٹھا تو ناری نے اس کی گردن اڑادی۔ یعنی سچ بولنے کی بنا پر انہیں اپنی جان دینا پڑی یعنی ہر جگہ انصاف کا گلا گھونٹا جارہا ہے۔

ودیاساگر جگہ جگہ بھکشوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ جو بھکشو موقع بہ موقع بولے گا گر پڑے گا۔ جس طرح کچھوا مرغابی کی چونچ سے نیچے گر گیا تھا۔ اسی طرح کسی کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ مہاتما بدھ کا فلسفہ کہانیوں میں جگہ جگہ اپنا وجود منواتا نظر آتا ہے۔ کچھوے کی کتاب بھی تتھاگت کے حوالے سے لکھی گئی ہے۔ تتھاگت حرف عام میں مہاتما بدھ کا لقب تھا۔ یہ پالی زبان کا لفظ ہے۔ یہ جو نیپال اور ہندوستان کے درمیان ترائی کے علاقے کی بولی ہے۔ کہ جب وہ ان کے اندر رہتا ہے تو کہتا ہے یہ کام درست ہیں یہ کرو ایسا کرنے سے بھگوان خوش ہوتے ہیں۔ لیکن جب تتھاگت ان کے درمیان موجود نہیں ہوتا۔ تو پھر وہی کرتے ہیں جو ان کا جی چاہتا ہے۔ اس مذہب کے مطابق زندگی کا مقصد نروان کی تلاش ہے اور دائرہ تکالیف سے نجات ہے۔ اس کی کھوج میں کئی نیک افراد اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ تاکہ وہ خود بدھ بن سکیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-33

ماخذ تحقیقی مجلہ

چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو اپنی کتاب The Discovery of india میں لکھتے ہیں بہت سے ہندو ویدوں کو الہامی کتاب سمجھتے ہیں یہ میرے نزدیک ہماری بڑی بد قسمتی ہے کیونکہ اس طرح ان کی حقیقت ہم سے او جھل ہو جاتی ہے بے صرف اس زمانے کی معلومات کا مجموعہ ہے وہ بہت سی چیزوں کا غیر مرتب شدہ ذخیرہ ہے دعائیں قربانی کی رسومات فطری شاعری وغیرہ[8]

"خیمے سے دور" ان کا چھٹا افسانوی مجموعہ ہے۔ اس میں کل سترہ کہانیاں ہیں۔ اس کہانی میں اسلامی اساطیر کا ذکر ہے۔ کربلا کی شب عاشور کی طرف اشارہ ہے۔ جب دس محرم کی رات کو امام حسینؓ نے اپنے تمام عزیزوں سے درخواست کی کہ ہمیں شدید مشکلات کا سامنا ہو گا۔ انہوں نے اپنا چراغ بجھا دیا کہ اگر جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ انتظار حسین نے ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا کہا ہے۔

انتظار حسین لکھتے ہیں کہانی میں حالات کی ستم رسیدہ چند دوست ایک جگہ کمرے میں گئے ساتھیوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ دوسرا باہر جانے کو کہتا ہے جواب ملتا ہے۔ میرے یار تجھے باہر کے حالات کا اندازہ نہیں ہم یوں سوچ سمجھے نکل کھڑے ہونے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ پہلا بولا تمہیں میرے دوست تجھے باہر کے حالات کا تو اندازہ ہے۔ اندر کے حالات کا اندازہ نہیں اب تو مجھے دو ٹانگوں پر کھڑا ہونا دوبھر لگتا ہے چلنے کی خواہش ہی ختم ہو گئی ہے۔[9]

اسلام کے ماننے والوں کے لیے ظلم کی مزاحمت صرف ایک فطری ضرورت ہی نہیں۔ بلکہ ان کے دین کا اہم ترین حصہ ہے۔ انسان کے اخلاق کے سبب سے عظیم خوبی صداقت اور سچائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے سچائی اور سچ بولنے والوں کی تعریف کی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے

" اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ" [10]

افسانے میں موجود تمام کرداروں کو مایوس دکھایا گیا ہے۔ جو ان کے ایمان میں کمزوری کا تاثر دیتی ہے۔ کہانی میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ زندگی میں مایوسی سے بچانے والی جہاں بے پناہ چیزیں ہیں۔ وہاں ایک اللہ کی طرف سے معجزہ ہونے پر یقین رکھنا ہے۔ بلکہ یوں کہیں خالی یقین نہیں یقین کامل کا ہونا ضروری ہے۔ دنیا میں کامیاب انسان کی مثالیں دیکھیں تو کوئی کامیاب انسان ایسا نہیں ملے گا جو مایوسی کے ڈر سے ہمت ہار گیا ہو۔ دین اسلام کے ماننے والے کے ساتھ ساتھ مظاہر فطرت پر یقین رکھتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-33

ماخذ تحقیقی مجلہ

قران حکیم میں ارشاد باری تعالی ہے

"کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے جواب دیا کیوں نہیں ہم سب گواہ بنتے ہیں"(11)

پانچویں افسانوی مجموعے کا سترواں افسانہ کشتی ہے۔ جس کا موضوع دنیا کی تباہ و تباہی و بربادی ہے۔ یہ قانون قدرت ہے کہ جب دنیا میں ظلم و ستم حد سے بڑھ جاتا ہے۔ تو یہ دنیا نیست و نابود کر دی جاتی ہے۔ اس میں ہجرت تباہی اور انسانی المیہ کو دکھایا گیا ہے۔ اس میں قدیم ہندی اسلامی حکایات اور جدید مغربی کہانیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہ ایک تمثیلی قصہ ہے۔ جس میں انتظار حسین نے اس سیلاب کا ذکر کیا ہے۔ جو دنیا کی ہر قدیم آسمانی کتاب میں نظر آتا ہے۔ انتظار حسین نے اس قصے کو موجودہ زمانے کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ اس قصے میں انتظار حسین نے حضرت نوح اور ان کی کشتی والے واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جب حضرت نوح کو کشتی بنانے کا حکم دیا گیا۔ اور ہر ذی روح کا ایک ایک جوڑا اپنے ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ مگر ان کے گھر والے اور ان کی بیوی اور ان کے بیٹے نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔

اس کے علاوہ انتظار حسین نے تمثیلی قصے کے علاوہ گلگامش جو کہ افسانے کا ایک مرکزی کردار ہے۔ اس کا ذکر کیا ہے۔ جب یہ دنیا ظلم سے بھر گئی۔ تو خداوند نے حکم دیا۔ اپنے گھر کو گرا دے اور کشتی بنا کر اس پر سوار ہو جائے۔ انتظار حسین نے تمام روایات کو یکجا کر کے پیش کیا ہے۔ انہوں نے اس حقیقت کی نشاندہی کی ہے۔ کہ جب یہ دنیا موجود ہے ہجرت انسانی اور ارتقا کے لیے نہایت ضروری بھی ہے۔ افسانے کی کہانی کشتی میں بیٹھے مسافروں کی نا امیدی سے شروع ہوتی ہے۔ ایسا محسوس کرتے ہیں کہ وہ ازل سے سفر میں ہیں۔ افسانے کے ایک ایک لفظ میں گہرا طنز نظر آتا ہے۔ کہ جب دنیا ظلم سے بھر جاتی ہے تو وہ دنیا میں ایسی آسمانی آفت نازل کرتا ہے۔ جس سے تمام برائیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

انتظار حسین لکھتے ہیں:

"پھر انہیں بگڑے ہوں کہ بیچ میں ایک نیک بندہ تھا۔ کہ خداوند کے ساتھ چلتا تھا۔ اس نے کہا کہ اے الملک کے بیٹے میں تجھے بچاؤں گا۔ تو ایسا کر ایک کشتی بنا اور دیکھ کے جب طوفان اٹھے تو ہر ذی روح کے ایک ایک جوڑے کو اپنے ساتھ لے۔ اور کشتی میں بیٹھ جا۔(12)

اس حوالے سے کئی آرا ملتی ہیں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

قاضی عابد اس افسانے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"دنیا کی تمام اساطیر میں سیلاب عظیم کی تباہی اور پھر انسان اور انسانیت کے نئے سفر کا سراغ ملتا ہے۔ کشتی میں پہلا منظر گل گامش کی استورا کا ہے۔ بارش اور سیلاب دونوں اور پھر پانی میں بہتی ہوئی کشتی میں وہ نمائندہ لوگ اور حیوانات جن سے کائنات میں زندگی نے ایک بار پھر آگے کا سفر شروع کرنا ہے۔ ان لوگوں کے پاس ان لوگوں کی یادیں ہیں۔ جو وہ پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ (13)

افسانے میں زیتون کی شاخ اور فاختہ کا تذکرہ ہے۔ یہ دونوں امن کی علامات ہیں۔ ایک بلی دکھائی گئی ہے۔ جو کہ فاختہ اور زیتون کی پتی کو کھا جاتی ہے۔ یہ انجیل کی روایت کی طرف اشارہ ہے۔ انتظار حسین نے آج کی دنیا کو کشتی کا استعارہ بنا کے پیش کیا ہے۔ اور اس کشتی کو طوفان کا سامنا ہے۔ کشتی ہچکولے کھا رہی ہے۔ مگر اس سلامتی کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔

قران مجید میں سورۃ نوح میں اس کا حوالہ ملتا ہے

"یقینا ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو۔ اور خبر دار کر دو اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آجائے۔ نوح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔" (14)

ایک اور جگہ ارشاد ہے

جبکہ سورۃ ھود میں حق و تبلیغ کے ان مکالموں کا غیر فانی ذخیرہ ملتا ہے

" اور نوح پر وحی کی گئی۔ جو ایمان لے آئے وہ لے آئے۔ اب ان میں سے کوئی ایمان لانے والا نہیں۔ بس ان کی حرکات پر غم نہ کر"(15)

گوپی چند نارنگ کا یہ خیال درست ہے کہ انتظار حسین نے بقا انسانی کے تمام اساطیری روایتوں کو جدید فکر سے آمیز کر کے ان کی یکسر نئی تعبیر کی ہے۔ اور یہ بنیادی سوال اٹھایا کہ زمینوں زماں کے جبر کا مقابلہ کرنے کی تمام روحانی وسیلے کھو دینے کے بعد آج کے پر آشوب دور میں نسل انسانی کا مستقبل کیا ہے۔ اور طوفان بلا میں گھری گھری ہوئی کشتی کنارے لگی بھی ہے کہ نہیں۔ انتظار حسین کی افسانہ نگاری کے مطالعے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علامتوں کا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

استعمال ادب کو مزید وقیع اور جاندار کر دیتا ہے اور انہی علائم میں درپردہ معنویت جھلکتی ہے جو دراصل تخلیق کار کی ذہنی اور فکری اپچ کی غماض ہوتی ہے۔

حوالہ جات

۱) انتظار حسین، قصہ کہانیاں، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، (دوسری جلد)۱۹۹۸ص ۲۸،

2) Hussain, The Saviour of islam, By S V Mir pg ۱۸۶ _ ۱۸۷

۳) کتاب مقدس، متی کی انجیل، باب ۲۷ آیت ۵۲

۴) ایضا باب ۲۸، آیت ۳

۵) عماد الحسن آزاد فاروقی، دنیا کے بڑے مذاہب، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، ۱۹۸۶، ص ۴۴

۶) انتظار حسین، قصہ کہانیاں، سنگ میل پبلی کیشنز لاھور (دوسری جلد)۱۹۹۸، ص ۸۵

۷) قرآن الکریم سورہ آل عمران آیت ۷

8) Jawahar Lal, The Discovery of india,publisher : penguin Group , publication year , 2004 page 57

۹) انتظار حسین، خیمے سے دور، سنگ میل پبلی کیشنز لاھور ۲۰۱۲ ص ۸

۱۰) قرآن الکریم، سورہ توبہ، آیت ۱۱۹

۱۱) قرآن الکریم، سورہ الااعراف، آیت ۱۷۲

۱۲) انتظار حسین، مجموعہ انتظار حسین، سنگ میل پبلی کیشنز، لاھور، ۲۰۲۰، ص ۲۷۷

۱۳) قاضی عابد، ڈاکٹر، اردو افسانہ اور اساطیر، مجلس ترقی ادب لاہور، ۲۰۰۹، ص ۱۸۶

۱۴) قرآن الکریم، سورہ نوح، آیات ۱-۲

۱۵) قرآن الکریم، سورہ ھود، آیت ۳۶